سوال

مقروض میت کب بری الذمہ ہوگی؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جیساکہ آپ جانتے ہیں کہ ترقیاتی بینک ملک کے باشندوں کو مکانات بنانے کےلیے طویل مدت کےلیے قرضے دیتا ہے جنہیں پچس سالوں میں ادا کرنا ہوتا ہے۔ اگر کوئی مقروض فوت ہو جائے اوراس نےاپنے قرض کی ابھی صرف دو قسطیں ہی ادا کی ہوں اوراس کے بعد اس کے وارث باقی وسطوں کوان کے اوقات مقررہ میں ادا کریں توکیا اس سے میت بری الذمہ ہوجائے گی اوروہ اس وعید میں داخل نہ ہوگی جواس حدیث میں ہے :

(نفس المومن معلقة بدينه حتى يقضى عنه) (جامع الترمذي' الجنائز' باب ماجاء ان نفس المومن معلقة الخ' ح:1079)

"مومن کی جان اس کے قرض کے ساتھ اس وقت تک معلوہوتی ہے، جب تک کہ اسے ادانہیں کردیاجاتا۔"

یا وہ تمام قسطوں کے ادا کرنے تک قرض کے ساتھ گروی رہے گی۔ امید ہے آپ اس مسئلہ کی وضاحت فرمادیں گے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب کوئی انسان فوت ہوجائے اوراس کے ذمہ مدت مقررہ میں ادا کیا جانے والاقرض ہو تواس کی مدت برقرار رہے گی، اورجب اسے وارث کے مطابق کوئی چیز رہن رکھ دیں توامید ہے کہ ان شاء اللہ مقروض اس کی ذمہ داری سے بری ہوجائے گا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج2ص542